يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (الآية)

بائبل سے قرآن تک

حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی کی شہرۂ آفاق تالیف

"اظہار الحق"

کا اردو ترجمہ اور شرح و تحقیق

جلد سوم

ترجمہ

مولانا اکبر علی صاحب

استاذ حدیث دارالعلوم کراچی

شرح و تحقیق

محمد تقی عثمانی

استاذ دارالعلوم کراچی

مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴

کتاب اشعیاہ باب ۵ آیت ۲۲ میں ہے کہ:

"ان پر افسوس جو مے پینے میں زورآور اور شراب ملانے میں پہلوان ہیں"

اور اسی کتاب کے باب ۲۸ آیت ۷ میں ہے کہ:

"لیکن یہ بھی مے خواری سے ڈگمگاتے اور نشہ میں لڑکھڑاتے ہیں، کاہن اور نبی بھی نشہ میں چور اور مے میں غرق ہیں، وہ نشہ میں جھومتے ہیں، وہ رؤیا میں خطا کرتے اور عدالت میں لغزش کھاتے ہیں"

اس فصل کے شروع میں آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ نوح علیہ السلام نے شراب پی، اور ان کے ہوش وحواس جاتے رہے، اور اس حالت میں برہنہ بھی ہو گئے، اور لوط علیہ السلام نے شراب پی، اور وہ بھی ہوش وحواس کھو بیٹھے، اور اس حالت میں اپنی دونوں بیٹیوں کے ساتھ وہ شرمناک حرکت کی، جو کبھی کسی شرابی اوکمینہ انسان نے بھی نہ کی ہوگی، انجیل یوحنا باب ۱۳ آیت ۴ میں ہے کہ:

"دسترخوان سے اٹھ کر کپڑے اتارے، اور رومال لے کر اپنی کمر میں باندھا، اس کے بعد برتن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور جو رومال کمر میں بندھا تھا اس سے پونچھنے شروع کئے"

اس موقع پر ہمارے ظریف وخوش طبع بزرگ نے الزاماً کہا "یہ بات مشتبہ میں ڈالتی ہے کہ اس وقت عیسیٰ علیہ السلام پر شراب اپنا پورا تسلط کئے ہوئے تھی، یہاں تک کہ ان کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں، اور کیا کرنا چاہئے کیونکہ پاؤں دھونے کے لئے بھلا کپڑے اتارنے کی کیا ضرورت ہے؟" حضرت سلیمان علیہ السلام نے شراب کی مذمت میں اپنی کتاب کتاب امثال باب ۲۳ میں فرمایا ہے کہ

کتاب اشعیاہ باب ۵ آیت ۲۲ میں ہے کہ:

"ان پر افسوس جو مے پینے میں زور آور اور شراب ملانے میں پہلوان ہیں۔"

اور اسی کتاب کے باب ۲۸ آیت ۷ میں ہے کہ:

"لیکن یہ بھی مے خواری سے ڈگمگاتے اور نشہ میں لڑکھڑاتے ہیں، کاہن اور نبی بھی نشہ میں چور اور مے میں غرق ہیں، وہ نشہ میں جھومتے ہیں، وہ رؤیا میں خطا کرتے اور عدالت میں لغزش کھاتے ہیں۔"

اس فصل کے شروع میں آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ نوح علیہ السلام نے شراب پی، اور ان کے ہوش و حواس جاتے رہے، اور اس حالت میں برہنہ بھی ہو گئے، اور لوط علیہ السلام نے شراب پی، اور وہ بھی ہوش و حواس کھو بیٹھے، اور اس حالت میں اپنی دونوں بیٹیوں کے ساتھ وہ شرمناک حرکت کی، جو کبھی کسی شرابی اور کمینہ انسان نے بھی نہ کی ہوگی، انجیل یوحنا باب ۱۳ آیت ۴ میں ہے کہ:

"دسترخوان سے اٹھ کر کپڑے اتار دیے، اور رومال لے کر اپنی کمر میں باندھا، اس کے بعد برتن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور جو رومال کمر میں بندھا تھا اس سے پونچھنے شروع کئے۔"

اس موقع پر ہمارے ظریف و خوش طبع بزرگ نے الزاماً کہا: "یہ بات مشتبہ میں ڈالتی ہے کہ اس وقت عیسیٰ علیہ السلام پر شراب اپنا پورا تسلط کئے ہوئے تھی، یہاں تک کہ ان کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں، اور کیا کرنا چاہئے، کیونکہ پاؤں دھونے کے لئے بھلا کپڑے اتارنے کی کیا ضرورت ہے؟" حضرت سلیمان علیہ السلام نے شراب کی مذمت میں اپنی کتاب کتاب امثال باب ۲۳ میں فرمایا کہ:

اللہ کا حکم نازل ہونے سے قبل لوگوں کی عادت کے پیشِ نظر، آپ اپنے دل میں مخفی رکھتے تھے اور اس میں کوئی بھی مضائقہ نہیں ہے، جیسا کہ عنقریب (تیسری بات میں) آپ کو معلوم ہونے والا ہے، اس سلسلے میں بیضاوی میں جو روایت نقل کی گئی ہے، وہ محققین اہلِ حدیث کے نزدیک ضعیف اور ناقابلِ قبول ہے، جس کی تصریح محدث شیخ عبدالحق دھلویؒ نے اپنی بعض تصانیف میں کر دی ہیں، نیز شرح مواقف میں ہے کہ

"اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ جب آپ نے ان کو دیکھا تو فریفتہ ہو گئے تو یہ اس قسم کی چیز ہے جس سے تحفظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واجب ہے"

تیسری بات:

شرعی امور کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ تمام شریعتوں میں یکساں ہوں، یا تمام قوموں کی عادات اور ان کی مرضی کے مطابق ہوں، پہلی بات تو اس لئے کہ باب میں اس کے متعلق آپ اس قدر معلوم کر چکے ہیں جس پر اضافہ کی گنجائش نہیں ہے، اور اس میں یہ بھی آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت سارہؓ ابراہیم علیہ السلام کی علّاتی بہن تھیں، اور یعقوب علیہ السلام نے اپنی زوجیت میں دو حقیقی بہنوں کو جمع رکھا، اور موسیٰ علیہ السلام کے والد عمران نے اپنی پھوپی سے نکاح کیا، حالانکہ یہ تینوں قسم کی بیویاں شریعتِ موسوی و عیسوی و محمدی میں حرام ہیں، اور ان سے تعلق رکھنا زنا کی طرح ناجائز ہے، بالخصوص علّاتی بہن اور پھوپی سے نکاح کرنا، اور ہندوستان کے مشرکین کے نزدیک اس قسم کی شادی بدترین فعل سے بھی بدتر ہے، جس کی وجہ سے وہ لوگ ایسے نکاح کرنے والوں پر بے انتہا ملامت کرتے، اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں، اور ان کی اولاد کو زنا کی شدید قسم کی طرف منسوب

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

File Edit View Window Help

Create | 249 / 672 | 150%

آٹھویں دلیل

اس بشارت میں اس امر کی تصریح موجود ہے کہ جو نبی اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرے جن کا خدا نے حکم نہیں دیا، وہ مارا جائے گا، اب اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی نہ ہوتے تو آپ ہلاک کر دیئے جاتے، اللہ نے قرآن عزیز میں بھی فرمایا ہے:

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ،	"اور اگر یہ رسول ہماری طرف بعض باتیں جھوٹی منسوب کرتے تو ہم ان کی قوت سلب کر کے ان کی رگِ قلب کاٹ ڈالتے۔"[ل]

حالانکہ ایسا نہیں ہوا، بلکہ خدا نے آپ کے حق میں فرمایا:

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ،	"اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا"

چنانچہ خدا نے اپنا وعدہ پورا فرمایا، اور کسی شخص کو آپ کے ہلاک کرنے کی جرأت نہ ہو سکی، اس کے برعکس عیسیٰؑ اہل کتاب کے نظریہ کے مطابق قتل بھی کئے گئے

ل ہم نے اس آیت کا ترجمہ مصنف کی دوسری ۳۹۰ | کتاب ازالۃ الاوہام صفحہ ۵۵۴ کے مطابق نقل کیا ہے، ورنہ آیت کا دوسرا ترجمہ بھی ممکن ہے۔

سُولی پر بھی چڑھائے گئے، نعوذ باللہ

ذات گرامی ہے ،

بارہویں بشارت، حنوک علیہ السلام کی زبانی

یہوداحواری نے اپنے خط میں اس چیز کا ذکر کیا ہے جو حضرت حنوک علیہ السلام نے دی تھی، حضرت حنوک، حضرت آدمؑ سے ساتویں پشت میں ہیں، اور عیسائی مؤرخین کے مطابق ان کے عروجِ آسمانی کے تین ہزار سترہ سال کے بعد حضرت مسیحؑ پیدا ہوئے تھے، یہ عبارت ہم عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۴۴ء سے نقل کرتے ہیں:

خداوند اپنے مقدس جماعتوں کے ساتھ آیا، تاکہ سب آدمیوں کا انصاف کرے اور سب بے دینوں کو ان کی بے دینی کے ان سب کاموں کے سبب سے جو انھوں نے بے دینی سے کئے ہیں' اور ان سب سخت باتوں کے سبب جو بے دین گنہگاروں نے اس کی مخالفت میں کہی ہیں قصور وار ٹھیرائے۔

آپ کو چوتھے باب میں معلوم ہوچکا ہے کہ لفظ "خداوند" کا اطلاق بائبل

نیک اور صالح لوگ تھے، بہت سی شادیاں کیں،

دُوسری بات،

صحیح واقعہ حضرت زینبؓ کا یہ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں، اور آپؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہؓ کے نکاح میں تھیں، پھر زیدؓ نے ان کو طلاق دیدی، اور عدت گذرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نکاح فرمایا، ہم اس سلسلہ میں سورۃ احزاب کی وہ آیتیں جو اس قصے سے متعلق ہیں مع تفسیر کبیر کی عبارت کے نقل کرتے ہیں:۔

واذ تقول للذی انعم اللہ	"اور جب آپؐ اس شخص سے کہہ رہے

علیہ وھو زید انعم اللہ علیہ	تھے جن پر اللہ نے انعام فرمایا تھا،
بالاسلام وانعمت علیہ	یعنی زیدؓ سے جن کو اللہ نے اسلام کی
بالتحریر والاعتاق امسک	نعمت دی تھی، اور خود آپؐ نے اس پر
علیک زوجک ھم زید بطلاق	انعام کیا تھا، یعنی آزاد کر دیا تھا، کہ تم
زینب فقال لہ النبی صلی اللہ	اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو،
علیہ وسلم امسک ای لا	واقعہ یہ ہوا تھا کہ حضرت زیدؓ نے
تطلقھا واتق اللہ قیل فی	حضرت زینبؓ کو طلاق دینے کا ارادہ
الطلاق وقیل فی الشکوی	کیا تھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
من زینب فان زیدا قال	نے اُن سے فرمایا تھا کہ روکے رکھو،

مقدس کے کلام کے خلاف ہے،

دوسرے اگر ہم اس سے بھی قطع نظر کرلیں تو بھی ہمارا کہنا یہ ہے کہ یہ دعویٰ صریح طور پر باطل ہے، اس لئے کہ لفظ "اللہ" اس مقام پر حقیقی معنی میں استعمال نہیں ہو رہا ہے، بلکہ مجازی معنی مراد ہیں، اس کی دلیل لفظ "تیرا معبود" ہے، کیونکہ حقیقی خدا کا کوئی اور خدا نہیں ہو سکتا،[1] پھر جب معنی مجازی مراد ہوئے تو جس طرح

[1] مطلب یہ ہے کہ صاحب مفتاح الاسرار نے زبور کی عبارت جس طرح نقل کی ہے (باقی بر صفحہ ۲۷۹)

عیسیٰ کے حق میں صادق آ سکتا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی صادق ہوگا،

زبور کی ایک اور عبارت بشارت نمبر ۷ زبور نمبر ۱۴۹ آیت ا میں ہے:

خداوند کی حمد کرو، خداوند کے حضور نیا گیت گاؤ اور مقدسوں کے مجمع میں اس کی مدح سرائی کرو، اسرائیل اپنے خالق میں شادمان رہے، فرزندانِ صیون اپنے بادشاہ کے سبب سے شادماں ہوں، وہ ناچتے ہوئے اس کے نام کی ستائش کریں، وہ دف اور ستار پر اس کی مدح سرائی کریں، کیونکہ خداوند اپنے لوگوں سے خوشنود رہتا ہے، وہ حلیموں کو نجات سے زینت بخشے گا، مقدس لوگ جلال پر فخر کریں، وہ اپنے بستروں پر خوشی سے نغمہ سرائی کریں، ان

جو کوئی اسے چھوتے بے سزا نہ رہے گا" (آیات ۲۲ تا ۲۹)

پھر باب ۷ آیت ۲۴ میں ہے:

"سو اب اے بیٹو! ... میری سنو! اور میرے منہ کی باتوں پر توجہ کرو تیرا دل اس کی راہوں کی طرف مائل نہ ہو، تو اس کے راستوں میں گمراہ نہ ہونا، کیونکہ اس نے بہتوں کو زخمی کرکے گرا دیا ہے، بلکہ اس کے مقتول بے شمار ہیں، اس کا گھر پاتال کا راستہ ہے، اور موت کی کوٹھریوں کو جاتا ہے" (آیات ۲۴ تا ۲۷)

آگے باب ۲۳ آیت ۳۳ میں ہے:

"تیری آنکھیں عجیب چیزیں دیکھیں گی، اور تیرے منہ سے اُلٹی سیدھی باتیں نکلیں گی، بلکہ تو اس کی مانند ہوگا جو سمندر کے درمیان لیٹ جائے، یا اس کی مانند جو مستول کے سرے پر سوتا ہے"

اسی طرح بے ریش لڑکوں کا اختلاط بڑا خطرناک ہے، بلکہ عورتوں کے اختلاط سے بھی زیادہ خطرناک اور قبیح ہے، جس کی شہادت تجربہ کار لوگوں نے دی ہے، اس کے بعد آپ غور کریں کہ عیسیٰ علیہ السلام جبکہ شراب نوشی میں حدِ اعتدال سے اس قدر آگے بڑھے ہوئے تھے کہ خود ان کے معاصرین ان کی نسبت یہ الفاظ کہتے ہیں کہ بہت کھانے والا اور بے انتہا شرابی ہے، پھر آپ کنوارے نیز نوجوان بھی تھے، پھر جب مریم آپ کے قدموں کو اپنے آنسوؤں سے دھوتی ہے، اور جس وقت آپ کے پاس آتی ہے برابر آپ کو بوسے دیتی اور چومتی رہتی ہے، اور آپ کے پاؤں کو اپنے سر کے بالوں سے صاف کرتی جاتی ہے، بالخصوص اس حالت میں کہ وہ اس زمانہ میں مشہور فاحشہ اور رنڈی تھی، ایسی حالت میں عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

File Edit View Window Help

Create

571 / 672 125%

بزرگوں یہوداہ، داؤدؑ، و سلیمانؑ کے واقعات کو کیسے فراموش کر دیا؟ اور سلیمانؑ کی مذکورہ نصیحتیں کیسے بھول گئے؟ اور کس طرح انھوں نے یہ بات نہ سمجھی کہ عورت کی قیمت تو محض ایک روٹی ہے، اور اس کو ہاتھ لگانے کے بعد بچنا ممکن نہیں ہے، جس طرح بغل میں آگ ہوتے ہوئے کپڑوں کا نہ جلنا غیر ممکن ہے، یا آگ کے انگاروں پر چلنے کے باوجود پاؤں کا نہ جلنا ناممکن ہے، تو پھر آپ نے اس عورت کو ان حرکات کی اجازت کیسے دیدی؟ یہاں تک کہ فریسی کو اعتراض کرنے کی نوبت آئی، اور کیونکر مانا جاسکتا ہے کہ یہ سب کام مقتضائے شہوت کے مطابق نہیں ہوئے تھے؟ اور ان حرکات کے باوجود آپ نے اس کے گناہ کو کس طرح بخش دیا؟ کیا اس قسم کے افعال و حرکات خدائے پاک و عادل کی شان کے لائق ہوسکتے ہیں!

اسی بناء پر وہی ظریف بزرگ فرماتے ہیں کہ:

"اس زمانے میں حرام کاری اور زناکاری جائز تھی تو کیا آج کوئی شریف عیسائی اگر اپنے کسی دوست کے یہاں مہمان ہو تو وہ بھرے مجمع میں کسی فاحشہ رنڈی کو اس بات کی اجازت دینے کے لئے تیار ہوگا کہ وہ اس کے پاؤں چومے حالانکہ اس سے قبل اس فاحشہ کا اپنے افعال و حرکات سے توبہ کرنا ثابت نہیں"

اور حضرت مسیحؑ، مریمؑ سے بیحد محبت کرتے اور اپنے بارہ شاگردوں کے ساتھ دورہ کیا کرتے تھے، جن کے ہمراہ بہت سی عورتیں بھی رہتی تھیں، جو آپ کی اپنے اموال سے خدمت کرتیں، ایسی حالت میں تصور نہیں کیا جاسکتا کہ ان کے پاؤں صحیح راستے سے نہ ڈگمگاتے ہوں، اور اس قدر شدید ملاپ اور اختلاط کے باوجود وہ ناشائستہ حرکت سے بچے رہے ہوں، اس کے برعکس اُن کے پھسل جانے کے

یہ خداوند کی طرف سے ہوا،

اور ہماری نظر میں عجیب ہے؟

اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی، اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دیدی جائے گی، اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، لیکن جس پر وہ گرے گا اُسے پیس ڈالے گا، اور جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اس کی تمثیلیں سنیں تو سمجھ گئے کہ ہمارے حق میں کہتا ہے؟

(آیات ۳۱ تا ۴۵)

ذرا غور کیجئے! اس تمثیل میں مالک مکان سے مراد اللہ تعالیٰ ہیں، اور باغ سے شریعت کی جانب اشارہ ہے، اور اس کا احاطہ گھیرنے اور اس میں شیرۂ انگور کے لئے حوض کھدوانے اور بُرج بنوانے سے محرمات اور مباحات اور اوامرو نواہی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، سرکش مالیوں سے مراد جیسا کہ کاہنوں کے سرداروں نے سمجھا یہودی ہیں، اور بھیجے ہوئے نوکروں کا مصداق انبیاء علیہم السلام ہیں بیٹے سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں، اور باب ۴ میں آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے لئے اس لفظ کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اور ان کے نظریہ کے مطابق یہودیوں نے ان کو قتل بھی کیا، اور وہ پتھر جس کو معماروں نے رد کر دیا تھا یہ کنایہ ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور وہ اُمّت جو اس کے پھل لائے گی اس کا اشارہ اُمتِ محمدیہ کی جانب ہے، اور یہی وہ پتھر ہے کہ جو اس پر گرا ریزہ ریزہ ہو گیا، اور

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

File Edit View Window Help

Create

568 / 672 125%

"جب مے لال ہو، جب اس کا عکس جام پر پڑے، اور جب وہ روانی کے ساتھ نیچے اُترے تو اس پر نظر نہ کر، کیونکہ انجام کار وہ سانپ کی طرح کاٹتی اور افعی کی طرح ڈس جاتی ہے"

اور اسی طرح نوجوان اجنبی لڑکیوں کا نوجوان مردوں کے ساتھ اختلاط تو بہت ہی خطرناک اور آفت ہے، اور اس حالت میں پاک دامنی کی توقع بہت مشکل ہے، بالخصوص جبکہ وہ مرد نوجوان، غیر شادی شدہ اور شرابی بھی ہو، اور عورت فاحشہ اور محبوبہ بھی ہو، اور ہر وقت اس کے آگے گھومتی پھرتی ہو، اور اپنی جان و مال سے اس کی خدمت کرتی ہو، داؤد علیہ السلام کی مثال سامنے رکھئے کہ محض ایک اُڑتی ہوئی نگاہ ایک اجنبی عورت پر پڑ جانے کا کیسا خطرناک انجام ہوا، حالانکہ ان کے پاس کافی بیویاں تھیں، اور ان کی عمر بھی اُس وقت پچاس سے زیادہ ہوچکی تھی، اسی طرح سلیمان علیہ السلام کا حال بھی پیش نظر رکھئے کہ ان کو عورتوں نے کس حد تک مغلوب کردیا تھا کہ نبی اور عہد جوانی میں نیک و صالح ہونے کے باوجود بڑھاپے میں ان عورتوں نے ان کو مرتد اور بت پرست تک بنا ڈالا، اور جب ان کو اپنے ماں باپ اور بھائی بہن (یعنی امنون وتمر) اور اپنے بزرگوں روبیل و یہوداہ کے حالات سے پے در پے تجربات حاصل ہوئے، اور خاص طور پر اپنا تجربہ پیش آیا تب انھوں نے اس معاملہ میں سختی اور تشدد کافی کیا کتاب امثال باب ۵ میں ہے کہ:

"(تو عورت) کے مکر پر کان مت دھر، کیونکہ بیگانہ عورت کے ہونٹوں سے

ل موجودہ اردو اور انگریزی تراجم میں یہ جملہ موجود نہیں ہے، البتہ کیتھولک بائبل میں یہ

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

اس لئے وہ لڑکا بھی جو تجھ سے پیدا ہوگا مر جائے گا ؎

غور فرمائیے ، اس واقعہ میں داؤد علیہ السلام سے مسلسل آٹھ جرائم کا ارتکاب ہوا :

اوّل تو یہ کہ انھوں نے ایک اجنبی اور نامحرم عورت کو شہوت کی نظر سے دیکھا حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ ہے کہ " جو شخص شہوت کی نگاہ سے کسی عورت کو دیکھتا ہے تو گویا اس نے اپنے قلب سے زنا کا ارتکاب کر لیا " جس کی تصریح انجیل متی باب میں موجود ہے ،

دوسرے یہ کہ انھوں نے صرف شہوت سے دیکھنے پر اکتفاء نہیں کیا ، بلکہ اس کو بلایا اور اس کے ساتھ زنا کیا ، حالانکہ زنا کی حرمت قطعی ہے ، اور احکام عشرہ میں سے ہے ، چنانچہ خدا نے توریت میں فرمایا کہ ، " تو زنا مت کر " ؎

تیسرے یہ کہ زنا بھی پڑوسی کی بیوی سے کیا ، جو زنا کی شدید اور سنگین قسم ہے اور خود ایک مستقل دوسرا گناہ ہے ،

چوتھے یہ کہ حدِ زنا نہ اپنے اوپر جاری کی ، اور نہ اس عورت پر ، حالانکہ سفر احبار کے باب ۲۰ آیت ۱۰ میں یوں لکھا ہے کہ : " اور جو شخص دوسرے کی بیوی سے یعنی اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے وہ زانی اور زانیہ دونوں ضرور جان سے مار دیئے جائیں " اور کتاب استثناء باب ۲۲ آیت ۲۲ میں ہے : " اگر کوئی مرد کسی شوہر والی عورت سے زنا کرتے پکڑا جائے تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں ، یعنی وہ مرد بھی جس نے اس عورت سے صحبت کی ، اور وہ عورت بھی ، یوں تو اسرائیل میں سے ایسی برائی کو دفع کرنا "

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

File Edit View Window Help

داؤد نے یروشلیم سے اور حرمیں رکھ لیں، اور بیویاں کیں، اور داؤد کے ہاں اور بیٹے، بیٹیاں پیدا ہوئیں"

پھر داؤد نے اوریا کی بیوی سے زنا کیا، اور حیلہ سے اس کے شوہر کو مروا دیا، جس پر خدا نے داؤد پر عتاب کیا، جیسا کہ اس فصل کے شروع میں معلوم ہو چکا ہے[1]، اور داؤد علیہ السلام اگرچہ اس زنا میں اور اس عورت سے نکاح کرنے میں غلط کار تھے، مگر اور دوسری بہت سی عورتوں سے نکاح کرنے میں گنہگار نہیں تھے، ورنہ خدا اُن سے نکاح کرنے پر بھی اسی طرح عتاب کرتا جس طرح اوریا کی عورت سے نکاح کرنے پر کیا تھا، پھر ان عورتوں سے شادی کرنے پر عتاب کی جگہ اپنی رضا کا اظہار کیا، اور ان کے دینے کو اپنی طرف منسوب کیا، اور کہا کہ اگر یہ عورتیں کم ہیں تو میں اسی قدر اور دوں گا[2] اور اللہ کا قول داؤد کے حق میں ناتن نبی کی معرفت کتاب سموئیل ثانی باب ۱۲ آیت ۸ ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۲۲ء و ۱۸۳۱ء و ۱۸۴۴ء لندن و نسخہ مطبوعہ روما ۱۶۷۱ء میں اس طرح مذکور ہے:

"اور میں نے تیرے آقا کا گھر تجھے دیا، اور تیرے آقا کی بیویاں تیری گود میں کر دیں، اور اسرائیل اور یہوداہ کا گھرانا تجھ کو دیا، اور اگر یہ سب کچھ تھوڑا تھا تو میں تجھ کو ان جیسی[3] اور اور دوں گا۔"

[1] دیکھئے ص ۵۲۹ جلد ہذا،

[2] اظہار الحق میں یہاں یہ عبارت ہے: "فان کانت قلیلۃ فازید لک مثلھن ومثلھن" اسی کا ترجمہ ہم نے قوسین میں لکھ دیا ہے، لیکن موجودہ تمام ترجموں میں اس کی جگہ یہ الفاظ ہیں: "اور اور چیزیں بھی دیتا" موجودہ عربی اور انگریزی ترجمے بھی اسی کے مطابق ہیں، مصنف نے جن نسخوں کا حوالہ دیا ہے ان میں یہ عبارت متن کے مطابق رہی ہوگی،

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

File Edit View Window Help

Create

408 / 672 125%

طریق الاولیاء کے صفحہ ۱۲۸ میں اس حال کو نقل کرنے کے بعد کہا گیا ہے کہ:

آس کی حالت پر سخت رونا آتا ہے، ہم سخت افسوس کے ساتھ اپنے دلوں میں خوف اور خشیت لئے ہوئے حیران ہیں کہ کیا یہی وہ شخص ہے کہ جو سدوم کی بستی کی تمام بدیوں اور گندگیوں سے پاک دامن رہا تھا، اور اللہ کی راہ چلنے میں بڑا مضبوط تھا اس شہر کی تمام نجاستوں سے ہزاروں کوس دور رہا تھا، مگر جنگل میں نکل جانے کے بعد اس پر ایک دم بدی اور فسق کا اس قدر شدید غلبہ ہوگیا! پھر اس کے بعد کون شخص ہے جو کسی شہر یا جنگل و غار میں محفوظ رہ سکتا ہے؟

اب جبکہ پادری صاحب[1] لوط کے حال پر خود ہی اس قدر رونا آرہا ہے تو ہم کو کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں رہی، ان کا رونا ہی کافی ہے، مگر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ موآب اور عمون جو دونوں زنا کی پیداوار ہیں، ان کو تو خدا نے قتل نہ کیا، اور اس بچہ کو جو داؤد علیہ السلام کے اوریا کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے سے پیدا ہوا تھا خدا نے قتل کر ڈالا[1]، شاید یہ فرق ہو کہ دوسری کی بیوی سے زنا کرنا اپنی بیٹیوں سے زنا کرنے کی نسبت عیسائیوں کے یہاں زیادہ شدید و سنگین ہوگا،

اصل یہ ہے کہ یہ دونوں بزرگ اللہ کے مقبول بندے تھے، موآب تو اس لئے کہ عوبید جو داؤد علیہ السلام کے دادا ہیں ان کی والدہ کا نام راعوت[2] تھا جیسا کہ انجیل متی کے باب میں تصریح ہے، اور یہ راعوت موآبیہ ہیں، یعنی موآب کی اولاد میں

[1] بائبل میں حضرت داؤد پر زنا کی جو من گھڑت تہمت لگائی گئی ہے (جو عنقریب آپ کے سامنے آئے گی) اس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ نے حضرت داؤد کا گناہ تو معاف کر دیا، اور کہہ دیا کہ: "تو مرے گا نہیں" لیکن: "وہ لڑکا بھی جو تجھ سے پیدا ہوگا مر جائیگا" (۲ سموئیل ۱۲: ۱۴)

https://ahmadimuslim.de Ruth 16

[2] اردو ترجمہ میں ان کا نام روت (Ruth) ہے (۱۵۴۹، پر زر تعارف کیلئے دیکھئے ص ۳۰۰ ج ۱ کا حاشیہ)

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

File Edit View Window Help

Create

308 / 672 150%

گیارہویں بشارت حضرت دانیال کا خواب

کتاب دانی ایل باب۲ میں ہے کہ شاہ بابل بخت نصر نے ایک خواب دیکھا اور بھول گیا، پھر حضرت دانیال علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ وہ خواب اور اس کی تعبیر معلوم ہوگئی، جسے آپ نے بادشاہ کے سامنے اس طرح بیان فرمایا:

اے بادشاہ تو نے ایک بڑی مورت دیکھی وہ بڑی مورت جس کی رونق بے نہایت تھی، تیرے سامنے کھڑی ہوئی، اور اس کی صورت ہیبت ناک تھی، اس مورت کا سر خالص سونے کا تھا اس کا سینہ اور بازو چاندی کے اور اس کا شکم اور اس کی رانیں تانبے کی تھیں، اس کی ٹانگیں لوہے کی اور اس کے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے، تو اسے دیکھتا رہا، یہاں تک کہ ایک پتھر ہاتھ لگائے بغیر ہی کاٹا گیا، اور اس مورت کے پاؤں پر جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا، اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے، اور تابستانی کھلیان کے بھوسے کی مانند ہوئے، اور وہ پتھر جس نے اس مورت کو توڑا ایک بڑا پہاڑ بن گیا، اور تمام زمین میں پھیل گیا، وہ خواب یہ ہے اور اس کی تعبیر بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہوں،

علیہ وسلم خشی الناس و لم یخش اللہ بل المعنی اللہ احق ان تخشاہ وحدہ کما قال تعالیٰ الذین یبلغون رسالات اللہ ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ ثم قال تعالیٰ فلما قضیٰ زید منہا وطراً زوجنکہا ای لما طلقہا زید وانقضت عدتہا وذلک لان الزوجۃ مادامت فی نکاح الزوج فھی تدفع حاجتہ وھو محتاج الیہا فلم یقض منہا الوطر بالکلیۃ ولم یستغن وکذلک اذا کانت فی العدۃ لہ بہا تعلق لامکان شغل الرحم فلم

اور آپ چھپاتے تھے اپنے دل میں وہ بات جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا یعنی زینبؓ سے شادی کا ارادہ، اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے کہ کہیں وہ یہ نہ کہنے لگیں کہ رسول اللہ نے دوسرے کی بیوی لے لی ہے یا یوں کہنے لگیں کہ بیٹے[1] کی بیوی سے شادی کر لی ہے، اور اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے ڈرتے تھے، اور اللہ سے نہیں ڈرتے تھے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈرنے کا تنہا مستحق ہے، ایسا ہی ہے جیسے دوسری جگہ باری تعالیٰ نے فرمایا: "وہ لوگ جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں،

[1] واضح رہے کہ حضرت زیدؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا، اور زمانۂ جاہلیت میں یہ رسم تھی کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی کو سگے بیٹے کی بیوی کی طرح حرام سمجھا جاتا تھا،

امکانات اسی طرح ہیں جس طرح روبن کے پاؤں کو لغزش ہوئی، اور اس نے اپنی سوتیلی ماں سے زنا کرلیا، اسی طرح یہوداہ کے قدم کو لغزش ہوئی، اور اس نے اپنے بیٹے کی بیوی سے زنا کیا، اور داؤد کے پاؤں ڈگمگائے تو اوریا کی بیوی سے زنا کیا، امنون کے قدم لڑکھڑائے تو اپنی بہن سے زنا کیا، اسی لئے وہی ظریف بزرگ فرماتے ہیں کہ:

"اس سے زیادہ عجیب و غریب وہ واقعہ ہے جو لوقا بیان کرتا ہے، کہ عیسیٰ مع اپنے شاگردوں کے دیہات میں دورہ کرتے اور ان کے ساتھ عورتیں ہوتیں جن میں مریم نامی مشہور زانیہ اور حرام کار عورت بھی تھی، یہ بات بھی معلوم ہے کہ مشرقی ملکوں میں بالخصوص دیہات میں ہر شخص کے لئے یہ بات ممکن نہیں ہوتی کہ وہ کسی خاص مقام پر اکیلا سوئے، تو لازمی بات ہے کہ یہ اولیاء بھی ان ولیات کے ساتھ سوتے ہوں گے"

اور حواریوں کی لغزش کا احتمال زیادہ قوی ہے، کیونکہ علماء نصاریٰ کے فیصلہ کے مطابق حواری حضرات عروج عیسیٰ سے قبل کامل الایمان نہیں تھے، اس لئے ان کے حق میں زناکاری سے محفوظ رہنا کوئی ضروری نہیں،

کیتھولک پادریوں کی شرمناک حرکات،

اور یہ بات کون نہیں دیکھتا کہ کیتھولک فرقے کے بشپ اور ڈیکن صاحبان شادی نہیں کرتے، اور اس چیز کی وجہ سے پاک دامنی کا دعویٰ کرتے ہیں، حالانکہ اس پردے میں وہ حیا

عیسائیوں کا اسلام پر چوتھا اعتراض — آپ کے گناہ

چوتھا اعتراض یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود نعوذ باللہ گنہگار اور عاصی ہیں، اور کسی گنہگار کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ دوسرے گنہگاروں کی سفارش کرے، صغریٰ کی دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ سورۂ مومن میں کہا گیا ہے کہ:

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ

"پس آپ صبر کیجئے، بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور آپ اپنے گناہ کی مغفرت طلب کیجئے اور صبح و شام اپنے پروردگار کی حمد اور پاکی بیان کیجئے"

اسی طرح سورۂ محمد میں ہے:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

"پس جان لیجئے کہ واقعہ یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی مغفرت طلب کیجئے"

اور سورۂ فتح میں ہے:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا، لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

"بلاشبہ ہم نے آپ کو فتح مبین عطا کی ہے، تاکہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے"

عیسائیوں کا اسلام پر دوسرا اعتراض آنحضرتؐ کے پاس معجزے نہ تھے،

عیسائیوں کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ نبوت کے شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ مدعیٔ نبوت کے ہاتھوں معجزات ظاہر ہوں، حالانکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ سے کوئی معجزہ ظاہر نہیں ہوا، جیساکہ سورۂ انعام کی مندرجہ ذیل آیت سے معلوم ہوتا ہے:

مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ	"میرے پاس وہ چیز نہیں ہے جس کی تم جلدی کر رہے ہو فیصلہ تو اللہ ہی کا ہے وہ حق بات بیان کرتا ہے، اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے"

نیز اسی سورت میں ایک اور آیت بھی اس پر دلالت کرتی ہے:

وَأَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا، قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ،	"اور یہ اللہ کی قسم کھاتے ہیں پختہ قسمیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آگئی، تو یہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں، اور تمھیں کیا خبر کہ اگر نشانیاں آگئیں تو بھی یہ ایمان نہ لائیں گے"

اسی طرح سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے:

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوْعًا	"اور یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے، یہاں تک کہ آپ ہمارے لئے

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

File Edit View Window Help

Create

536 / 672 125%

کے نزدیک الہام روح القدس کے واسطے سے ہوتا ہے، اور روح القدس عیسیٰ علیہ السلام پر بپتسمہ کے بعد جب نازل ہوئی تو کبوتر کی شکل میں تھی، جس کی تصریح انجیل متی کے باب ۳ میں موجود ہے، اس لئے اس نے سمجھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا الہام بھی کبوتر کے واسطے سے ہے۔

عیسائیوں کا اسلام پر تیسرا اعتراض تعدد ازواج

یہ اعتراض عورتوں کے بارے میں ہے جس کی پانچ صورتیں ہیں:

۱۔ مسلمانوں کے لئے چار سے زیادہ بیویاں رکھنا جائز نہیں کیا گیا، مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تعداد پر اکتفاء نہیں کیا، بلکہ اپنے لئے تعداد بڑھا کر نو کر لی، اپنے متعلق خدا کا یہ حکم ظاہر کیا کہ اللہ نے مجھ کو اجازت دی ہے کہ میں چار سے زیادہ کر سکتا ہوں،

۲۔ مسلمانوں کے لئے اپنی بیویوں کے درمیان مساوات اور عدل ضروری ہے، مگر اپنے متعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا یہ حکم ظاہر کیا کہ مجھ پر یہ عدل واجب نہیں،

۳۔ آپ زید بن حارثہؓ کے گھر میں اچانک داخل ہو گئے، اور جب پردہ ہٹایا تو آپ کی نگاہ زینب بنت جحشؓ پر پڑ گئی، جو زیدؓ کی بیوی تھیں، اور آپ ان پر فریفتہ ہو گئے، اور فرمایا کہ سبحان اللہ! پھر جب زیدؓ کو یہ حال معلوم ہوا تو انھوں نے بیوی کو طلاق دیدی، اور آپ نے ان سے شادی کر لی، اور یہ ظاہر کیا کہ خدا نے مجھ کو اس سے شادی کرنے کی اجازت دی ہے،

۴۔ آپ نے ماریہ قبطیہؓ سے حضرت حفصہؓ کے مکان میں ان کی باری

اُن کے نزدیک ابراہیمؑ سے لے کر یحییٰ علیہ السلام تک کوئی بھی ایسا نبی
نہیں ہوا جو خود زانی یا زانی کی اولاد نہ تھا، (خدائے قدوس ہم کو انبیاء علیہم السلام
کی شان میں ایسے گندے عقیدوں سے محفوظ رکھے) قارئین کو مقدمۃ الکتاب کے
نمبر ۶ اور باب اوّل کی فصل ۳ و ۴ سے نیز دوسرے باب کے مقصد اول سے یہ
بات واضح طور پر...... معلوم ہو چکی ہے کہ عیسائی لوگ تبلیغی امور میں انبیاء
علیہم السلام کے معصوم ہونے کا جو دعویٰ کرتے ہیں وہ بھی ان کے اصول کے
مطابق باطل اور قطعی بے اصل ہے، اور ہم بذات خود اگرچہ انبیاء علیہم السلام کے
ان گناہوں کو اور من گھڑت کفریات کو ان کی کتابوں سے نقل کرنا مکروہ سمجھتے ہیں
خواہ الزامی طور پر ہی کیوں نہ ہو، حاشا وکلا، ہم انبیاء علیہم السلام کی پاک اور
مقدس ہستیوں کو ان کفریات سے قطعی طور پر منزہ سمجھتے ہیں مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ علماء پروٹسٹنٹ اپنی زبانوں کو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی شان میں بیہودہ اور حقیقی باتوں کی نسبت بھی فحاشی کے لئے دراز کرتے ہیں اور ان عوام الناس کو مغالطہ اور فریب
دینے کے لئے جو اُن کی کتابوں سے ناواقف ہیں رائی کا پہاڑ بناتے ہیں، اور اُن
کی باطل اور غلط ملمع کاریوں سے لوگوں کے اشتباہ میں پڑنے کا اندیشہ ہے، اس
لئے بادلِ ناخواستہ ان میں سے کچھ چیزیں الزامی طور پر ہم پیش کرتے ہیں،
البتہ ان کے اعتقاد سے ہم ہزار زبان کے ساتھ تبرّی کرتے ہیں، ان کا نقل کرنا محض
"نقلِ کفر کفر نباشد" کے درجے میں ہے، یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان
میں جو گستاخیاں کرتے ہیں ان کو اور ان کے جوابات کو نقل کرنے سے پہلے ہم ایک
جھلک ان عقائد کی دکھلانا چاہتے ہیں جو یہ لوگ دوسرے انبیاء علیہم السلام کے
بارے میں رکھتے ہیں جن کا نبی ہونا انھیں بھی تسلیم ہے۔

اور گناہوں کی تصریح دونوں عہد کی کتابوں میں موجود اور صاف مذکور ہیں، جب ایسے شدید معاصی اور گناہ بھی ان پیغمبروں کی پیغمبری اور نبوت کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے تو پھر ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر معمولی معمولی باتوں پر اعتراض کرتے ہوئے شرم کیوں نہیں آتی؟

ان باتوں کو قارئین کے ذہن نشین کرنے کے بعد اب ہم عیسائیوں کے مطاعن اور اعتراضات کو لے کر ان کا جواب ذکر کرتے ہیں:

عیسائیوں کا اسلام پر پہلا اعتراض، جہاد کے حکم پر

یہ اعتراض اسلامی مسئلہ جہاد سے متعلق ہو جو عیسائیوں کے خیال کے مطابق سب سے بڑا اعتراض ہے، جس کو یہ لوگ اپنے رسائل اور کتابوں میں عجیب و غریب عنوان اور اسلوب سے بیان کرتے رہتے ہیں، جس کا منشا۔ خالص عناد اور بغض ہے جو ان کو اسلام اور تعلیمات اسلامی کے ساتھ چلا آتا ہے، اس اعتراض کے جواب سے قبل بطور تمہید ہم پانچ ضروری امور کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں:

پانچ بنیادی باتیں

پہلی بات:

خدا تعالیٰ کو کفر قطعی ناپسند ہے جس کی سزا آخرت میں یقینی اور قطعی ہے، بالکل اسی طرح وہ نافرمانی اور گناہ کو بھی مبغوض رکھتا ہے، کبھی کبھی کافروں اور نافرمانوں کو دنیا میں بھی سزا دیتا ہے، چنانچہ کبھی تو اس نے عمومی طوفان کے ذریعہ کافروں کو سزا دی، جس کی مثال عہد نوح کا مشہور طوفان ہے

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

عیسائیوں کے لرزہ خیز مظالم، یہودیوں پر،

مصنف کشف الآثار صفحہ ۲۷ پر بیان کرتا ہے:

"قسطنطین اعظم جو ہجرت سے تقریباً تین سو سال قبل گذرا ہے، اس نے یہودیوں کے کان کاٹنے، اور ان کو مختلف ملکوں میں جلاوطن کرنے کا حکم دیا، پھر پانچویں صدی عیسوی میں شہنشاہ روم نے ان کو شہر اسکندریہ سے جو عرصہ دراز سے ان کی جائے پناہ تھی نکال دینے کا حکم جاری کیا، یہ لوگ اس شہر میں ہر طرف سے آکر پناہ لیا کرتے تھے، اور وہاں امن و سکون کی زندگی ان کو نصیب تھی، اس نے ان کے عبادت خانوں کے مسمار کرنے اور ان کو عبادت سے روکنے اور ان کی شہادت قبول نہ کرنے اور ان کی اس مالی وصیت کے نافذ نہ ہونے کا حکم دیا، جو آپس میں ایک دوسرے کے حق میں کیا کرتے تھے، اور جب ان ظالمانہ احکام کے نتیجہ میں ان لوگوں کی طرف سے کچھ بغاوت کے آثار ظاہر ہوئے، تو ان کے سب اموال کو لوٹ لیا، اور بہتوں کو قتل کر ڈالا، اور ایسی خوں ریزی کی کہ جس سے اس ملک کی تمام یہودی آبادی کانپ اٹھی"

پھر صفحہ ۲۸ پر کہتا ہے کہ:

"شہر انطیوخ کے یہودی جب شکست خوردہ اور مغلوب ہو کر گرفتار ہوئے تو بعض کے اعضاء کو کاٹا، اور بعض کو قتل کیا، اور باقی ماندہ تمام افراد کو جلاوطن کیا، پھر شہنشاہ نے اپنی تمام مملکت میں قسم قسم کے ظلم

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

File Edit View Window Help

Create

575 / 672

125%

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے شاگرد لڑکے سے محبت کرنا محلِ تہمت ہے
ان لوگوں کے نزدیک جو اس فعلِ قبیح میں مبتلا رہ چکے ہیں، اسی لئے وہی....
ظریف الطبع بزرگ کہتے ہیں کہ:
انجیل کا یہ قول کہ پھر اس شاگرد نے یسوع کے سینہ پر تکیہ لگایا، گویا اس کی

۱۴۱۵

پوزیشن اس عورت کی طرح تھی جو اپنے عاشق سے کسی چیز کی طالب ہوتی
ہو، اور اس کو اس سلسلے میں غمزہ وعشوہ اور ناز ونخرہ دکھلاتی ہے، اس
موقع پر اس قسم کی حرکت اس سے صادر ہوتی ہے "

ہم دوبارہ پھر عرض کرتے ہیں کہ اس (پانچویں بات) میں ہم نے جو کچھ لکھا ہے
وہ محض الزامی طور پر لکھا ہے، ورنہ ہم توبہ کرتے اور پناہ مانگتے ہیں، اس قسم کی
شرمناک اور گستاخانہ باتوں سے حاشا وکلّا، ہم ان میں سے کسی ایک بات کو بھی
عیسیٰ علیہ السلام یا ان کے کسی حواری کے حق میں صحیح نہیں سمجھتے، جیسا کہ ہم مقدمۃ الکتاب
اور کتاب کے متعدد مواقع پر بار بار تصریح کرتے آئے ہیں،

چھٹی بات:

تفسیر جلالین سورۂ تحریم میں ہے:

من الایمان تحریم الامۃ "باندی کو حرام کر لینا بھی ایک قسم کی قسم ہے"

لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ میں نے ماریہؓ کو اپنے اوپر حرام
کر لیا ہے، اسی نوع کی قسم ہے،

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

File Edit View Window Help

Create

590 / 672 125%

تحت جب لفظ "گناہ" جو ایک شرعی اصطلاح ہے انبیاء علیہم السلام کے حق میں استعمال کیا جائے گا، تو اس کے معانی صرف لغزش کے ہوں گے، جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی معصوم ہستی کسی عبادت یا جائز کام کا ارادہ کرے مگر بلا قصد و ارادہ اور بے شعوری سے محض اس بناء پر گناہ میں ملوث ہو جائے کہ وہ عبادت یا جائز فعل کسی گناہ کے ساتھ قریب اور متصل تھا، اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ایک گذرنے والا جس کا مقصود راستہ کو قطع کرنا ہوتا ہے مگر بلا قصد و ارادہ اس کا پاؤں ٹھیک چلتے چلتے کسی کیچڑ یا دلدل میں پھسل جائے، یا کسی ایسے پتھر سے ٹھوکر کھا کر گر پڑے جو سرِ راہ پڑا ہوا ہو، یا پھر ان بزرگوں کے حق میں گناہ سے مراد یہ ہوتا ہے کہ انھوں نے ایک ایسا کام کیا جو اُن کے شایانِ شان نہ تھا،

چوتھی بات مجاز کا استعمال باری تعالیٰ کے اور انبیاء علیہم السلام کے کلام میں بے شمار ہے، چنانچہ مقدمۃ الکتاب میں بڑی وضاحت سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے، نیز باب ۳ فصل ۴ شبہ ۴ کے جواب میں یہ بات آپ معلوم کر چکے ہیں کہ کتب مقدسہ میں جا بجا کثرت سے مضاف[1] محذوف ہوتا ہے،

پانچویں بات دعاء کا مقصد کبھی کچھ مانگنے کی بجائے محض اظہار بندگی ہوتا ہے، مثلاً باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ،	اے ہمارے پروردگار! اور ہمیں وہ چیز عطا کیجئے جن کا آپ نے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے وعدہ فرمایا ہے،

[1] دیکھئے کتاب ہذا، ص ۱۱۹۵ جلد ہذا،

زیادہ بدتر ہوں گی، اس لئے اُن کے ذکر کی ضرورت نہیں،

پہلی پیشینگوئی :-

وہ ہے جو انجیل متی کے باب ۱ میں منقول ہے، جس کا ذکر باب ۲ فصل نمبر ۳ کی پچاسویں غلطی کے بیان میں ہو چکا ہے۱،

یہ اس بناء پر غلط ہے کہ مریمؑ کا حاملہ ہونے کے زمانے میں کنواری ہونا یہودیوں اور مخالفین منکرین کے نزدیک ثابت نہیں ہے، اور ان کے مقابلے میں عیسائیوں کے پاس مریمؑ کے کنواری ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے، اس لئے کہ مریمؑ مسیحؑ کی پیدائش سے پہلے انجیل اور مسیحؑ کے معاصر یہودیوں کی تصریح کے مطابق یوسف نجار کے نکاح میں تھیں، جو مسیحؑ کو یوسف نجار کا بیٹا کہا کرتے تھے، جیسا کہ انجیل متی باب ۱۳ آیت ۵۵ اور انجیل یوحنا باب ۶ آیت ۴۲ میں صاف طور پر مذکور ہے، اور اب تک یہودی یہی کہتے ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت باتیں کہتے ہیں، نیز اس پیشینگوئی میں کوئی ایسی علامت مذکور نہیں ہو جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مخصوص ہو۲،

---

۱ دیکھئے ص ۳۹۱ ج اول

۲ بلکہ اس کے برخلاف ایک ایسی علامت ہے جو ہرگز حضرت مسیحؑ میں نہیں پائی جاتی، اور وہ یہ کہ اس پیشینگوئی میں پیدا ہونے والے نبی کا نام "عمانوایل" بتلایا گیا ہے، حالانکہ حضرت مسیحؑ کو کسی نے عمانوایل کہہ کر کبھی نہیں پکارا،

نہیں دی گئی، نیز موسیٰ علیہ السلام کی شریعت حدود و تعزیرات اور غسل و طہارت کے احکام تیز کھانے اور پینے والی حرام چیزوں پر مشتمل ہے، اس کے برعکس عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت اس قسم کے احکام سے خالی ہے جس کی بشارت مرقومہ بالا میں تصریح کی گئی ہے۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں رئیس اور مطاع تھے اپنے احکام اپنی قوم اور ملت پر پوری طاقت سے جاری کرتے تھے اس کے برعکس عیسیٰ علیہ السلام حق وصداقت کی تبلیغ کرتے

تیسری دلیل:

اس بشارت میں لفظ "انہی کے بھائیوں میں سے" واقع ہوا ہے، بلاشبہ اس وقت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کے بارہ خاندان علی الفور موجود تھے، اب اگر اس بشارت کا مقصد یہ تھا کہ وہ بنی اسرائیل ہو گا تو پھر کہنا مناسب تھا کہ "ان ہی میں سے" نہ یہ کہ "ان کے بھائیوں میں سے" اس لفظ کا حقیقی استعمال یہی ہو سکتا ہے کہ اس بشارت والے نبی کا کوئی تعلق اور رشتہ صلبی یا بطنی بنی اسرائیل کے ساتھ نہ ہو، چنانچہ حضرت ہاجرہ کے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بارے میں جو وعدہ کیا گیا تھا اس میں یہ لفظ اپنے اسی حقیقی معنی میں استعمال ہوا ہے، کتاب پیدائش باب ۱۶ آیت ۱۲ میں ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۴۴ء کے مطابق اس طرح ہے:

"اور اپنے سب بھائیوں کے سامنے (مقابل) نصب کرے گا۔"

اور ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۱۱ء میں ہے:

"وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسا رہے گا۔"

ان کے اس ارشاد سے استدلال کرتے ہیں، جو انجیل متی باب ۷ آیت ۱۵ میں اس طرح منقول ہے،

"جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں"

اس قول سے اپنے دعوے پر عیسائیوں کا استدلال کرنا بھی عجیب ہے، کیونکہ مسیح علیہ السلام نے جھوٹے پیغمبروں سے احتراز کرنے اور بچنے کا حکم دیا ہے،

نہ کہ سچے نبی سے بھی اسی لئے انھوں نے اپنے کلام میں جھوٹے کی قید لگائی ہے، ہاں اگر یہ فرماتے کہ "میرے بعد ہر ایک مدعیٔ نبوت سے بچو" تو بے شک یہ دعویٰ بظاہر درست تھا، اگرچہ عیسائیوں کے لئے پھر بھی مذکورہ حضرات کی نبوت کے ثبوت کے لئے واجب التاویل ہوتا، اور جھوٹے پیغمبر مسیح علیہ السلام کے آسمان پر چلے جانے کے بعد طبقۂ اولیٰ میں بے شمار پیدا ہوئے، جیسا کہ عہد جدید کے موجودہ رسائل سے یہ بات واضح ہے،

کرنتھیوں کے نام دوسرے خط کے باب ۱۱ آیت ۱۲ میں ہے،

"لیکن جو کرتا ہوں وہی کرتا رہوں گا تاکہ موقع ڈھونڈنے والوں کو موقع نہ دوں

KitaboSunnat.com---Bibal-Se-Quran-Tak 3 (SECURED) - Adobe Acrobat Pro

اور انجیل متی باب ۲۱ آیت ۲۶[1] میں ہے:

"سب یوحنا کو نبی جانتے ہیں"

عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۲۵ء میں یہ الفاظ ہیں:

"سب کا گمان یحییٰؑ کے بارے میں نبی ہونے کا ہے"

اور انجیل متی باب ۱۱ میں حضرت یحییٰؑ کے متعلق حضرت مسیحؑ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ وہ نبی سے بھی افضل ہیں[2]، حالانکہ یہ انبیاء سے افضل قرار پانے والے یحییٰ علیہ السلام وہ ہیں جن سے عمر بھر کبھی کسی قسم کا معجزہ صادر نہیں ہوا، جس کی بے شمار شہادتیں موجود ہیں، حالانکہ ان کا نبی ہونا عیسائیوں کے یہاں مسلّم ہے،

دوسری بات بھی قطعی غلط ہے، چنانچہ فصل نمبر ۱ اور امر ثالث سے معلوم ہو چکا ہے، یا ان کی غلط فہمی ہے، یا وہ دوسروں کو دھوکہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔...

کیونکہ پہلی آیت میں اللہ کے قول مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ (جس کی تم جلدی کر رہے ہو) سے مراد وہ عذاب ہے جس کا تقاضہ کفار اپنے اس کلام سے کیا کرتے تھے کہ:

فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ	"پس تم ہم پر آسمان سے پتھر برساؤ یا (اور) کوئی دردناک عذاب لے کر آؤ"

معنی آیت کے یہ ہوئے کہ جس عذاب کا تقاضا اور عجلت تم کرتے چاہتے ہو،

---

[1] اظہار الحق میں ایسا ہی ہے، مگر موجودہ تراجم میں یہ آیت نمبر ۲۶ ہے۔

[2] "کیا ایک نبی دیکھنے کو؟ ہاں میں تم سے کہتا ہوں بلکہ نبی سے بڑے کو" (متی ۱۱: ۱۰)

رہتے تھے، اُن پر نور چمکا ۔

ان دونوں عبارتوں میں بڑا بھاری فرق ہے اس لئے یقیناً ان میں سے ایک تحریف شدہ ہو، اور پھر اگر اس سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو اشعیاء کے کلام میں ہرگز کوئی دلالت کسی شخص کے ظہور کی نہیں ہے، بلکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اشعیاء علیہ السلام خبر دے رہے ہیں کہ ملک زبولون اور نفتالی کے باشندے گذشتہ زمانے میں بڑی گری ہوئی حالت میں تھے، پھر وہ خوش حال ہوگئے، اس لئے اس امر پر ماضی کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں یعنی "ذلیل کیا" "بزرگی دی"، "روشنی دیکھی" اور "نور چمکا"۔

اور اگر ہم ان الفاظ کے ظاہری مصداق سے ہٹ کر مجازاً ان کو مستقبل کے معنی میں لیں تو مطلب یہ ہے کہ روشنی کا ان کو نظر آنا اور چمک دکھائی دینا بتا رہا ہے کہ ان کے ملک میں صلحاء اور نیک لوگوں کا گذر ہوگا، پھر یہ دعویٰ کرنا کہ اس کا مصداق عیسیٰ علیہ السلام ہیں، یہ خالص زبردستی اور ہٹ دھرمی ہے، کیونکہ اکثر صلحاء اور بزرگوں کا اس علاقہ میں گذر ہوا ہے، خصوصاً صحابہ کرامؓ اور امت محمدیہ کے اولیائے کرام کا بھی، جن کی برکت سے اس علاقے سے کفر اور تثلیث کی ظلمت اور اندھیری دور ہو کر توحید کی روشنی پھیل گئی، اور مسیح کی تصدیق پورے طور پر ظاہر ہوگئی،

اس موقع پر ہم تطویل کے اندیشے سے صرف اس مقدار پر اکتفاء کرتے ہیں ان کے علاوہ اور بہت سی اسی قسم کی پیشگوئیاں ہم اپنی تالیف ازالۃ الاوہام وغیرہ میں